ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

Digitized by Khilafat Library

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Registered No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ چار روپے پیشگی

جلد ۱۲

۱۳ - ذیقعد ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۹ کاتک سمہ ۱۹

نمبر ۱۷

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درا | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتیٰ کلام نوردین

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا **چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایماء بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد
آں ہماں از حضرت احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰؐ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از در دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامنِ پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
نو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جاہے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکرِ آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم دوری از آں عالیجناب
نزد ما کفریست خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن شریف حسب معمول ہوتے ہیں ✤ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ ہیں بہمہ وجوہ خیریت ہے ✤ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی مشایعت کے واسطے بمبئی تک گئے تھے واپس قادیان آگئے ہیں ✤ میاں محمد حسن صاحب مع چوہدری غلام احمد صاحب اضلاع جالندھر و ہوشیار پور کے علاقوں میں وعظ کر رہے ہیں اور اشاعت دین میں کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو ✤ الحکم کے تازہ پرچے میں تحریک ممدوحی اور الحکم کی اعانت کا مضمون احباب احمدیہ کے واسطے قابل غور ہے۔ الحکم اخباری دنیا میں سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا خادم ہے اور اس کے بقا اور قیام میں ساعی ہونا قومی عزت و غیرت کے سوال میں شامل ہے ✤ شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور لیکچر دینے کے واسطے اٹاوہ تشریف لے گئے ہیں۔ امید ہے کہ لاہور سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی تشریف لے گئے ہوں گے حضرت کی اجازت ان کو بھی جاچکی ہے ✤ حضرت صاحبزادہ صاحب اور عرب عبد المحی صاحب ۱۹ تاریخ کو جہاز پر سوار ہو گئے۔ پورٹ سعید جائیں گے اور وہاں سے عرب شریف بعزم حج ✤ حضرت میر ناصر نواب صاحب ۱۴ تاریخ کو جدہ جانے والے جہاز پر سوار ہوئے ✤ خواجہ صاحب کا خط بخیریت پہنچنے کا لنڈن سے آگیا ہے۔ ان سب بزرگوں کی اُن کے لمبے سفروں میں ہم یہی امداد کر سکتے ہیں کہ اُن کے واسطے درد دل سے دعائیں کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ قادیان والوں پر میرے کچھ حقوق ہیں کیا وہ میرے لئے دعا کریں گے۔" اس پر معزز ہمعصر الحکم نے کیا خوب لکھا ہے کہ آپ کے سلسلہ عالیہ کے ہر فرد پر حقوق ہیں۔ کون ہے جو آپ کے اس دینی سفر کے خیال پر درد مند نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور دینی خدمات میں بڑے بڑے حصے عطا کرے۔ آمین ثم آمین! حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایڈریس قاہرہ میں c/o Thomas Cook & Son. Cairo Egypt. ہے۔ اور بمبئی میں میاں صاحب کا تار کا پتہ c/o Fondling, Bombay ہے اور خط کا پتہ c/o Seth Esmaeel Adum No. 70 Jumma Masjid Bombay ہے۔

وی۔ پی

اگلا (۳۱۔ اکتوبر کا) پرچہ اُن تمام صاحبان کی خدمت میں وی۔ پی کیا جائیگا جنہوں نے یکم جولائی ۱۹۱۲ء سے اپنا سال منظور نہ کیا تھا۔ یا جن کے نام ابھی تک پچھلا کچھ بقایا ہے۔ جو صاحب بلا وجہ واپس کریں گے۔ اُن کے نام کا اخبار بند کر دیا جاوے گا ✤

حضرت خواجہ صاحب نے لنڈن میں مسلمان طلباء کو نماز جمعہ سے غافل پا کر سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اپنے خرچ پر ایک مکان کرایہ پر لیکر وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھایا کریں۔ جزاہ اللہ الخیر۔ اللھم زد فزد ✤

نہایت خوشی کی بات ہے کہ دفتر الحکم سے ایک نیا رسالہ احمدی خاتون نام جاری ہونے لگا ہے۔ مقاصد نام سے ظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رسالہ کو کامیاب کرے ✤

حجۃ اللہ

حکیم محمد حسین صاحب قریشی احمدی۔ موجد مفرح عنبرین۔ حویلی کابلی مل۔ ڈبی بازار لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک تقریر جو حضور نے لاہور میں ایک بڑے مجمع میں ایک سائل کے جواب میں کی تھی۔ نہایت خوشخط خوشنما چھاپ کر شائع کی ہے سوال یہ تھا کہ جب کہ ہم اللہ تعالیٰ پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ وغیرہ حشر نشر پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کا ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ سوال ایک غیر احمدی کی طرف سے تھا اور اس کا جو سچا اور پُر معرفت جواب حضرت مسیح موعودؑ نے دیا۔ وہ اس ٹریکٹ میں چھاپا گیا ہے۔ اس ٹریکٹ کی اشاعت بہت کثرت سے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ سوال اکثر پیدا ہوتا ہے۔ بالخصوص جہاں کہیں ہمارے معزز لیکچرار مثلاً خواجہ صاحب کی پُر اثر اور پُر حکمت تقریریں تائید اسلام میں غیر احمدی لوگ سُنتے ہیں اور ایک احمدی کو اسلام کی حمایت میں ایسی معجزانہ توفیق پاتے ہوئے دیکھ کر کفر بازی کے تکبر سے تنزل کر لیتے ہیں اور احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ تو پھر سب سے پہلا سوال ان کا یہی ہوتا ہے کہ ہمارے واسطے احمد رسول اللہ کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ ایسے موقعوں پر یہ رسالہ کثرت سے شائع کر کے پبلک کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ یہ رسالہ قریشی صاحب سے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوایا جا سکتا ہے اور جو صاحب زیادہ تعداد میں چھپوانا چاہیں وہ قریشی صاحب کے ذریعہ سے چھپوا سکتے ہیں۔ اس مطلب کے واسطے ہنوز مطبع میں پتھر محفوظ ہیں۔ ایک سو نسخہ پر قریباً عامہ خرچ ہوتے ہیں۔ قریشی صاحب کا پتہ اوپر درج ہے۔

دعا مدد

پسر نواب الدین صاحب ظفر وال علیل ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا شفا دیوے۔

درخواست جنازہ

مفصلہ ذیل مرحوم بھائیوں کے واسطے احباب دعائے مغفرت کریں:۔

(۱) میاں احمد دین صاحب۔ دنیا پور۔ ضلع ملتان ✤

(۲) چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے جو محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم تھے اور آجکل چھاؤنی جالندھر میں پوسٹ ماسٹر تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(۳) ماسٹر ولی اللہ صاحب پسر خلیفہ ہدائت اللہ صاحب شاعر ایک پُرجوش احمدی تھے اکثر اخباروں میں تائید سلسلہ کے لئے مضامین شائع کیا کرتے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے!

خریداران تشحیذ مطلع ہوں

آپ کے پتوں کی چٹیں نئی لکھوائی جا رہی ہیں۔ جو صاحب اپنے پتے میں کوئی غلطی پائیں ضرور مہربانی فرما کر اطلاع دیں تاکہ صحت ہو سکے۔ میں جانتا ہوں بعض مقاموں کے نام غلط ہیں۔ مگر صحیح معلوم نہیں۔ اس لئے تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک صاحب اپنے اپنے پتہ کی چٹ اطلاع فرماویں۔ ورنہ شکائیت معاف۔ مینیجر تشحیذ

اخبار عالم پر ایک نظر

بلقان کی ریاستوں میں قیام امن کی تمام امیدیں قطعاً منقطع ہو گئی ہیں ✤ برما میں لاکھوں روپیہ کا تیل کا تالاب بجلی کے گرنے سے تباہ ہو گیا ✤ اور رنگون میں طوفان سے پچیس ہزار ایکڑ چاول کی کاشت غرقاب ہو گئی ✤ پرنس وحید الدین برادر سلطان المعظم روم اور شہزادہ عبد الرحیم برادر زادہ سلطان اور فرزند غازی سلطان عبد الحمید معزول نے بصورت جنگ میدان حرب میں جانے کا ارادہ کیا ہے ✤ الحمد للہ کہ ایم اے او سکول چک ۳۳ ضلع لائل پور کی عمارت کے واسطے بیدار مغز اور رعایا پرور ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کرنل ڈگلس صاحب نے کافی زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے علاوہ ازیں ہم اس خوشی کے ساتھ یہ افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ سکول مذکور کی اسقدر ترقی محض ایک احمدی ہیڈ ماسٹر مسمی محمد عبد الغنی خان صاحب اشرف کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے جو گذشتہ سال بسبب احمدی ہونے اور سکول کے ناظمین کی علانیہ مخالفت کے مستعفی ہو چکا ہے سکول کمیٹی پر واجب ہے کہ اپنے کام سے کام لے اور ایسے مباحثات و م

بدرِ مُنوّر

حکیم سراج الدین صاحب کے صاحبزادے دہلی سے تشریف لائے۔

خلیفہ رشید الدین صاحب نے سوال کیا کہ کیا ابن عبد الحکم کوئی مورّخ ہیں۔

فرمایا۔ ایک اور بڑے مورخ کو میں جانتا ہوں۔ جو ادیب بھی ہیں۔ اور جنکا نام احمدؐ ابو الفضل بن ابی طاہر طیفوری ہے

درس کو تشریف لیجاتے ہوئے فرمایا۔ کہ لنڈن میں تین لاکھ عورتیں۔ بغیر نکاح کے نکاح کی خواہشمند بیٹھی ہیں۔

مولوی سراج الدین صاحب کے صاحبزادے سے فرمایا۔ کہ اگر میں تمسے کسی حدیث کی نسبت کچھ دریافت کروں۔ تو یقیناً تم جواب نہ دیسکو گے۔ کیونکہ مولوی لوگ اچھے تو پڑھاتے ہی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور بیشک! پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا تم احادیث پڑھتے ہوئے مشکل حدیثوں کا خوب مطلب دریافت کرسکتے تھے۔ عرض کی کہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس گیا۔ اور ان کو کہا کہ اگرچہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میری عمر بھی پڑھنے کی نہیں رہی۔ لیکن اگر آپ صرف دو تین ہی سوالات کا جواب دیدیں تو آپ کا شاگرد ضرور بنجاؤنگا۔ کہنے لگے کہ بہت اچھا جب میں نے سوال کیا تو کہنے لگے کہ اس میں تو بڑا بکھیڑا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ سوال آپ کے وقت کا ہے آپ ہی اس کا جواب دیں۔ یہ ہمارے وقت کا ہے اور نہ ہم اس کا جواب دیسکتے ہیں۔ پھر میں نے ایک اور سوال کیا۔ تو کہا اس میں اس سے بھی بڑھکر جھگڑا ہے۔ اور کہا کہ اچھا یہ سوال نہیں کوئی اور سوال کرو۔ جب تیسرا سوال کیا۔ تو صاف کہدیا کہ ہمیں اسکا بھی جواب نہیں آتا۔

پھر سراج الدین صاحب کے صاحبزادوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ جو پڑھو مستقل ہوکر۔ جو کام کرو مستقل ہوکر۔ تجارت کرو تو مستقل ہوکر۔ بغیر استقلال کے ہر کام لغو ہے۔

درس کو تشریف لیجاتے وقت احمد نور صاحب کابلی سے فرمایا:۔ کہ تمہارے کنبہ میں جو اکثر آدمی بیمار ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہے۔ کہ اس میں گھاس بہوس اور چھوٹے چھوٹے درخت بہت ہیں۔ گھاس میں مچھر بہت ہوں گے جہاں لوگوں کو کاٹتے ہیں۔ اور مچھروں سے بخار بہت پھیلتا ہے اس لئے چھوٹے چھوٹے تمام درخت اپنے مکان میں سے اکھاڑ کر پھینکدو۔ اور ان کی بجائے یوکلپٹس کے درخت لگالو۔ اور چونکہ تالاب تمہارے مکان کے نزدیک ہے۔ جو وہ ایک بخار کا سبب ہے۔ اس لئے تالاب کیطرف کی دیوار کو اور بلند کردو۔

۲۔ اکتوبر کی صبح کو حضور۔ حکیم محمد عمر صاحب کے مکان پر کسی مریض کو ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے مکان پر تشریف لاکر فرمایا۔ کہ میں ابھی باہر آتا ہوں۔ مگر بہت تھک گیا ہوں یہ فرماکر اندر تشریف لیگئے۔

دُعا

ایک گم نام خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کسی نے لکھا کہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ یَلِدْ ۔ وَلَمْ یُوْلَدْ ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔

یہ دعا آپ پڑھیں۔ دوسروں کو پڑھنے کے لئے کہیں

حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے یہ تو قرآن شریف کی دعائیں ہیں ہم تو یہ پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اخبار میں چھاپ دیویں۔

اپنا حق لو

ایک دوست نے دریافت کیا کہ میرے احمدی ہو جانے کے سبب میرے بھائی بڑے سخت دشمن ہو گئے ہیں وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ جایداد میں جو میرا حصّہ ہے وہ میں لینے لگتا ہوں۔ تو ہتھیار لے کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ میں ان کا اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت نے فرمایا اپنا حق لینا انسان کے واسطے ضروری ہے اور اپنے حق کا بچاؤ کرتے ہوئے جو قتل ہو جاوے وہ شہید ہے۔

بیوی کو ساتھ رکھو

مہاجرین میں سے ایک صاحب سسرال گئے ہوئے تھے انہوں نے لکھا کہ میں واپس قادیان آتا ہوں مگر بیوی کو سسرال میں چھوڑ جاؤنگا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ہمیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بی بی اس واسطے نہیں ہوتی کہ اس کو وہاں چھوڑ دیا جاوے؟ آپ یہاں آرہیں۔ بی بی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے۔

*

کثرت ازدواج

غیر مذاہب والوں نے جہاں اور مسائل اسلام پر زہر اگلا ہے وہاں انہوں نے اسلامی مسئلہ کثرت ازدواج پر بھی بڑی شد و مد سے اعتراض کیا ہے مگر انہیں واضح رہے کہ حضرت سلیمان کی سات سو بیبیاں اور تین سو حرمیں تھیں اور حضرت داؤد کی سو جوروآں تھیں (اول سلاطین باب ۱۱۔ آیت ۳) حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی اٹھارہ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱۔ آیت ۲۲) حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۳۔ آیت ۲۱) حضرت جدعون کی بہت سی جوروآں تھیں (قاضیون کا باب ۸۔ آیت ۳۰)۔ یہ تو ابتدائی زمانہ کے حالات ہیں ۱۹۱۲ء میں مشنری پادریوں نے بیان کیا ہے کہ افریقہ کے علاقہ اوبو کے شاہ کے پاس آٹھ سو عورتیں ہیں اور ایک اور بادشاہ ہے جو ہر سال تین ہزار عورتیں کرتا ہے۔ اور سال کے بعد ان کو اپنے اہلکاروں اور سپاہیوں میں بطور انعام بانٹ دیتا ہے یا بطور غلاموں کے انہیں بیچ ڈالتا ہے کیپ ٹاؤن میں ملایا کا رہنے والا ایک تجار سنہ ۱۹ء میں قتل کے جرم میں گرفتار ہوا تو اس نے اقرار کیا کہ میری ۲۷ بیویاں ہیں!۔

اسی طرح ہندوستان اور کشمیر کے راجوں مہاراجوں نے بھی جنکے نام ذیل میں درج ہیں کثرت ازدواج میں کسر نہیں کی۔ راجہ شہر یاگ جیوتش کی ۱۶۰۰۰ رانی۔ دیکھو تاریخ فرید کوٹ جلد ا صفحہ ۲۷ و ۲۷۲۔ سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۰۰۰۔ ہر ایک رانی سے دس لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (ایضاً صفحہ ۱۷۲)۔ راجہ سالباہن کی رانیاں تو بہت تھیں لیکن اخیر وقت کی تعداد ۱۲۸۵ تھی۔ ایضاً صفحہ ۶۴ جلد ۲۔ راجہ رسالو کی انگنت ایضاً صفحہ ۸۔ ۶۔ راجہ بلبند کی ۱۲۔ ایضاً صفحہ ۷۷۔ راؤ تنو کی ۱۵۔ صفحہ ۷۷۔ راجہ دیوراج کی ۲۵ صفحہ ۱۷۹۔ مہاراول سند کی ۱۵ صفحہ ۱۸۱۔ راؤ جوندہر کی ۱۳۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۷۔ راجہ وزرادت (بجرادت) کی ہر وقت ۳۶۰ موجود رہتی تھیں دیکھو تواریخ کشمیر حصہ اول صفحہ ۱۸۳ مصنفہ ملک محمد الدین صاحب فوق۔ راجہ بردہ گپت کی ۱۳۔ ایضاً صفحہ ۲۳۔ راجہ کلش دیو ۴۲ ایضاً صفحہ ۲۲۷۔ راجہ ہرشدیو ۳۶۰ ایضاً صفحہ ۲۴۱ اور راجہ رام دیو کا ارجن شہزادہ اور راجہ جہرہ اور راجہ چکروَرما۔ اور راجہ اوچل والیان کشمیر کی کئی رانیاں تھیں ایضاً صفحہ ۵۸ و ۸۸ و ۱۲۱ و ۲۱۳ و ۲۵۲۔ اور راجہ چند دیو والی کشمیر نے حرم سرا کی اسقدر بھرتی کی تھی کہ سال کے دنوں کے حساب سے ہر وقت انکی تعداد ۳۶۰ سے کم نہ ہونے پاتی تھی ایضاً صفحہ ۶۹۔ مہابھارت کے عہد میں ایک راجہ کی ہزار رانیاں ہوتی تھیں

دیکھو تاریخ تراب صفحہ ۵۔ سرور ابرجگ میں بیاہ کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ تین بہنیں ایک آدمی سے اور پانچ بھائی ایک عورت سے بیاہ کر سکتے تھے۔ علاوہ اسکے مغلوب دشمنوں کی عورتیں تو گویا اپنی بیاہتا تھیں (تاریخ تراب صفحہ ۱۵) کلکتہ کے اخبار رنجیونی نے ۱۹۱۲ء میں ایک مزید فہرست ان لوگوں کی شایع کی ہے جنہوں نے ایک سو زیادہ بیویاں کی ہیں وہ سب لوگ ۴۰ گاؤں کے باشندے اور یہ کل ۲۴۷ آدمی ہیں انہیں سے ایک ابشر چندر مکرجی ساکن بلی بلیکٹی ضلع بریسال کے ہیں اور انہی گذشتہ ۸۰ سال کی عمر میں ۱۶۸ شادیاں کی ہیں۔ ایک بابو گریش چندر بنرجی ساکن کلیا ضلع فرید پور صرف ۶۷ بیویاں کر چکے ہیں ایک صاحب بابو کارت چندر نے ۲۲ بیویاں کی ہیں۔ چار صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دس سے زیادہ اور بیس کے اندر بیویاں کی ہیں ۲۶ صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دو سے چار تک شادیاں کی ہیں۔ شاہ انام کی سو بیبیاں تھیں اور محل میں ہر ایک خدمت عورتوں کے سپرد ہے تیس عورتیں انکے کمرہ میں پہرہ دیتی ہیں۔ پانچ ہر وقت خدمت کیلئے مستعد رہتی ہیں۔ شہر بنگرم سیام کا دار الخلافہ ہے جسکی آبادی ۹ ہزار کی ہے اسمیں ایک بھی مرد نہیں تمام عورتیں ہی ہیں۔ دفتروں۔ مندروں۔ دوکانوں۔ کارخانوں۔ وغیرہ میں سب جگہ عورتوں کا دور دورہ ہے۔ عورتیں ہی جج عورتیں ہی جنرل اور سپاہیوں کے فرائض ادا کرتی ہیں چونکہ شاہ سیام معہ بچوں اور بیگم کے یہاں رہتا ہے اس لئے کسی مرد کو وہاں آنے کی اجازت نہیں جس عورت کو چاہے بلا سکتا ہے اور سنئے رانی دروپدی پانچ بھائیوں کی بیوی ہوئی۔ تاریخ تراب صفحہ ۹۴) و نوٹ حاشیہ صفحہ ۲۷۷ تاریخ فرید کوٹ جلد اول باب دوم ملک تبت میں شاید اسی کی تقلید پر ایک لڑکی کے ایک وقت میں پانچ خاوند ہوتے ہیں ہر ایک خاوند کو گیارہ بھیڑیں دو گائے ایک گھوڑا ڈیڑھ من جو کا آٹا بیوی کے والدین کو دینا پڑتا ہے ملک تبت میں اگر تم کسی شخص کی سب سے بڑی لڑکی سے شادی کر لو تو اسکی تمام چھوٹی بہنیں تمہارے ساتھ جائز طور پر شادی شدہ تصور کیجائینگی اور تم کو حق حاصل ہوگا کہ ان کو اپنی زوجہ کہکر مخاطب کرو۔ اگر کوئی تبت کا باشندہ سب سے بڑی لڑکی سے شادی کر لیتا ہے تو وہ اس کی چھوٹی بہنوں کو بھی اپنی زوجہ کیطرح اپنے گھر لے جاتا اور آباد کر لیتا ہے۔ دولہا کے بھائیوں کو بھی شریک حصہ دار بننے کا حق حاصل ہے۔ جب شوہر فوت ہو جاتا ہے تو متوفی کی زوجگان اس کے بھائیوں کے قبضہ میں آجاتی ہیں۔ لداخ کی قوم بدھ کی بیغیرتی دنیا سے بڑھکر ہے یہ لوگ ایک جورو کو چھ سات حقیقی بھائیوں کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ کوہستان ہمالیہ کے اکثر مقامات میں یہانتک کہ نواح شملہ سے لیکر بھوٹان تک رواج ہے۔ کہ بہت عورتوں کے ایک سے زیادہ شوہر ہوتے ہیں۔ مگر

عموماً یہ سب سگے بھائی ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ان پہاڑوں میں رواج ہے کہ جتنے سگے بھائی ہوں ان سب کی ایک جورو ہوتی ہے سب سے پہلے وہ بڑے بھائی کی جورو ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد منجھلے اور چھوٹے بھائی کی بھی جورو سمجھی جاتی ہے اور سب سے حقوق زوجیت اس پر واجب ہوتے ہیں یہاں تک کہ بھوٹان کے ڈونگ ہوپ کی (جو ایک راجہ ہے) جورو بھی اپنے سگے بھائی کیساتھ مشترک ہے کہ جیسے انگریزی زبان میں پولی اینڈری کہتے ہیں۔ برخلاف اس کے ایک شوہر کی زیادہ عورتیں کیوں نہ ہوں۔ انجیل میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی دو خاوند کی خدمت نہیں کر سکتا (متی ۶ باب ۲۴) مگر ایک خاوند بہت سی خادموں سے خدمت لے سکتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ ایک عورت کے زیادہ خاوند مناسب حال نہیں بلکہ زیادہ عورتیں ایک خاوند کے مناسب حال ہیں۔ اسلام نے ایک بیوی اور زیادہ شوہروں کے نرالے طریق کو اپنے ہاں جائز ہی نہیں رکھا۔ انبیائے سابق نے کثرت ازدواج کو کسی حد تک محدود نہیں کیا تھا اور عرب میں بھی اس کی کوئی حد اور کوئی قید نہ تھی عرب میں عورتوں کو زیادہ تکلیف دیا کرتے تھے نہ انکی خبر لیا کرتے تھے اور نہ چھوڑ ہی دیتے تھے۔ اس نقص کو رفع کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و فرقان حمید کے پارہ ۴ سورۃ النساء رکوع اول میں یوں ارشاد فرمایا ہے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً یعنے دوسری غیر عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو تین تین چار چار۔ پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر قناعت کرو اور پھر پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع میں فرمایا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا یعنے تم کتنا ہی چاہو کہ بیویوں کے ساتھ (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکیگا۔ خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ اور (ظلم اور زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“ یعنے اسلام نے یوں فرمایا ہے کہ اگر تم عدل کر سکو اور ہر بی بی کو یکساں رکھو تب تو چار تک کی اجازت ہے ورنہ ایک سے زیادہ جائز نہیں × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × ×۔ دنیا کے نقشوں موت پیدایش کی سالانہ رپورٹوں کے مقابلہ کرنے سے معلوم کیا گیا ہے کہ روئے زمین پر ہر ایک سو آدمی پیچھے ۱۰۹۔ عورتیں ہیں اور یہ کہ ناگہانی موتوں ہی سے

۸ مرد ہوتے ہیں۔ اور ایک عورت اس سے کثرت ازدواجی کی تحریک ہوتی ہے ورنہ زیادہ عورتیں کیا کریں۔ اخبار سیول گزٹ صلائے ہند لاہور مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۴ کالم سوم میں لکھا ہے کہ ایک انگریزی رسالہ نے جو بالتصویر شایع ہوتا ہے یہ خبر شایع کی ہے کہ شملہ میں ان دنوں پونے تین سو دوشیزہ یورپین لڑکیاں قابل شادی موجود ہیں۔ حالانکہ ان کے مقابلہ میں نوجوان کنواروں کی تعداد صرف ۶۳ ہے۔ لڑکیوں کی زیادتی اور لڑکوں کی کمی میں زیادہ فرق ہے بتلائیے کہ باقی لڑکیوں کی زندگی کیونکر بسر ہوگی۔ انگلستان میں ۱۸۹۲ء میں پچاس ہزار بچے حرام کے جننے ہوئے درج رجسٹر ہوئے تھے یہ تعداد ان بچوں کی ہے جو بلا تفتیش حرامی مانے گئے ہیں کوئی مخفی بے اعتدالی اس شمار میں شامل نہیں ۱۸۹۶ء میں مشتہر ہوا تھا۔ کہ انگلستان میں حرام کے بچوں کی سالانہ اوسط پیدایش ۵۰ ہزار ہے یہ کیوں؟ اسلئے کہ انگلستان میں کثرت ازدواج کا رواج نہیں اگر وہاں کثرت ازدواجی جائز ہو تو یہ خرابی کبھی نہ ہو۔ اسی خرابی کے دور کرنے کے واسطے، اسلام نے کثرت ازدواج کا حکم دیا ہے قطع نظر اس کے مرد کی جتنی زیادہ جوروآں کرنے سے اولاد ہوتی ہے اتنی ایک عورت سے نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی ۱۸ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں۔ جنسے ۲۸ بیٹے اور ۶۰ بیٹیاں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱ آیت ۲۲) اور حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں۔ جنسے ۲۲ بیٹے اور ۱۶ بیٹیاں ہوئیں (۲ تواریخ ۱۳ باب آیت ۲۱) اور حضرت جدعون کی بہت سی جورواں تھیں جنسے ۷۰ بیٹے ہوئے (قاضیون کا ۸ باب آیت ۳۰) سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۸۰۰۔ رانیاں تھیں ہر ایک سے ۱۰ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (دیباچہ تاریخ فرید کوٹ جلد اول فصل ۵ صفحہ ۱۷۳) راجہ سالباہن کی رانیاں ۱۴۸۵۔ اور اولاد نرینہ کی تعداد ۴۸ تھی۔ اور راجہ بل بند کی ۱۲ رانیاں اور ۱۰۔ لڑکے تھے۔ اور راجہ جوندہر کی ۱۳۔ رانیاں اور اکیس لڑکے تھے۔ پس زیادہ اولاد کیلئے بھی آدمی کو زیادہ عورتوں کی ضرورت ہے مسٹر ڈیون پورٹ ناٹیسگیو۔ اور مسٹر ہیگنس۔ مسٹر ڈبلیو اوسلی مسٹر طامس کارلایل۔ مسٹر آیزک ٹیلر صاحبان مشہور علمائے یورپ تعداد ازدواج کے مؤید ہیں (دیکھو رسالہ تقدیس الرسول عن طعن الجہول مولفہ مولوی محمد فیروز الدین فیروز صاحب منشی فاضل سیالکوٹ) بعض طبیعتوں پر غلبہ شہوت اس قدر ہوتا ہے کہ ان کو ایک عورت پارسا نہیں رکھ سکتی تو ایسی طبیعت والے کو ایک سے زیادہ چار تک نکاح کرنا مستحب ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ان سے موافقت اور دوستی نصیب کر دے ورنہ منع ہے

کرنا موافق کو چھوڑ کر دوسرے سے نکاح کرلے۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کیلئے ایک عورت اور ایک عورت کیلئے ایک مرد رہیگا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ دایم المریض ہوجائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ جواب اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دایم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کرکے اسکے لئے اولاد پیدا کردے (صفحہ ۱۵۴ ستیارتھ پرکاش) یہ ہے کثرت ازدواج کی تائید لیکن اس نرالی منطق کو سوائے آریوں کے اور کوئی مذہب تسلیم نہیں کرتا کیونکہ پرائی عورت کی صحبت کے برابر دوسری کوئی چیز عمر گھٹانے والی مرد کیواسطے نہیں ہے۔ (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۱۳۰) دوسرے مرد کیساتھ جماع کرنیسے عورت دنیا میں مذمت کے قابل ہوتی ہے اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی و کلیش ان ہوتی ہے (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی ۱۰۱) متحمل و متواضع و دانشمند و کامل گیان یگیان یعنی وید شاستر کے جاننے والے اور عمر کی خواہش کرنیوالے جو آدمی ہیں وہ دوسرے کی عورت میں تخم نہ ڈالیں (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۱۰۲۸) اولاد ہونیکے لالچ سے جو استری دوسرے پت سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پت لوک یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی ۱۴۳۲) اگر کہو کہ بدوں اولاد کے سورگ نہیں ملتا اس لئے دوسرا شوہر کرنا چاہیئے۔ اسپر کہتے ہیں کہ کئی ہزار برہمچاری برہمن بدوں ہونے اولاد کے سورگ کو چلے گئے اس بات کو سمجھکر بدوں اولاد کے نیم سے ہی (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۱۴۳۰) بتلائے یوگ سے کیا فایدہ ہوا۔

جگت سمرتی شلوک ۱۰۴۷ میں لکھا ہے کہ شراب پینے والی اور سادھوؤں کی سیوا نہ کرنے والی۔ اور دشمنی کرنے والی۔ اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنیوالی اور ہر وقت دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو تو دوسرا ویواہ کرنا چاہیئے۔ اب فرمایئے کہ ستیارتھ پرکاش کو ملنے یا جگت سمرتی پر عمل کریں۔ فطرۃً مرد ۷۵ سال تک رجولیت کا مادہ رکھتا ہے اور عورت ۴۵ سال کے بعد تولید کے قابل نہیں رہتی۔ اس لئے بھی انسان کو تعدادِ ازدواج کی ضرورت ہے۔ بکریوں کے ریوڑ میں ایک بکرہ اور بھیڑوں کے ریوڑ میں ایک چھترہ اور بہت سی مرغیوں میں ایک مرغا ہوتا ہے۔ جو کثرت ازدواج کی قدرتی طور پر بیّن دلیل ہے۔ ماسوائے اس کے قدرتی طور پر نر ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مادہ میں یہ وصف نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال جا کر سرکاری سانڈھ خانوں میں دیکھ لیں جو افزایش نسل اسپان و مویشیان کیواسطے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت قایم ہیں۔

افسوس مندرجہ بالا نبیوں اور راجوں مہاراجوں پر تو (جنہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں تک بیویاں و رانیاں کی ہیں) کوئی اعتراض نہ کیا جاوے اور اسلام کو منہ پھاڑ پھاڑ کر کوسا جاوے۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دیوے اور راہ راست پر لاوے۔ جو اسلام پر اعتراض کرنے سے باز آدیں + (سراج الاخبار) (راقم جلوہ سیالکوٹی)

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ وی پی ہوگا

ان تمام صاحبان کیخدمت میں جنکی قیمت اخبار پرانے سال کی حساب کے مطابق اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ختم ہوتی ہے جن صاحبان کو قیمت کے متعلق کچھ شبہ ہو وہ وی پی واپس کریں بلکہ آگے دس یوم تک ڈاکخانہ میں رکھوا کر بذریعہ خط وکتابت اپنا حساب طے کرلیں جن صاحبان کی قیمت وصول نہ ہوگی انکے نام کا اخبار بجبورا بند کیا جائیگا۔ کیونکہ آئیندہ کے واسطے پیشگی وصولی کا قاعدہ پختہ کیا گیا ہے۔ (مینیجر بدر)

”یہ منزل سخت ہے مولا لیڈر کا تو لیڈر ہو“

خدا کی یاد میں اے دل بسر شام سحر کردے
اسی کے سایۂ دیوار میں اے دل بسر کردے
عجب کیا پھر نئے سامان خدا ایش نظر کردے
زمانے پر عیاں اپنی محبت کا اثر کردے

دعاؤں میں لگا رہ مسلم اندوہگین اب تو
یقین ہے ابر رحمت کیطرح چھا جائے تو ہر سو

فنا فی القوم ہونے کو جو دل طیار بیٹھے ہیں
جو دل مضبوط پہلو میں لیئے جرّار بیٹھے ہیں
مناسب مصلحت کی تاک میں سرشار بیٹھے ہیں
اجل تو ان کو مہلت دے کہ وہ ہوشیار بیٹھے ہیں

بہار آئے ہوئے سرسبز ہوں انگور کے پتے
صفا میں جوش شبنم سے ہیں سب بلّور کے پتے

نہیں ہے جسمیں ہمدردی ہے جو کہ جسد واں ہے
بڑھاؤ دین کو جب تک تمہارے جسم میں جاں ہے
بنی آدم کی ہمدردی سکھاتا ہمکو قرآں ہے
یہی قول پیغمبر ہے یہی فرمان سبحاں ہے

اشاعت دین کی کرنی ہے لازم اہل ایماں کو
بلا تفریق مسلک کے کمر ہمت کی سب باندھو!

مضامین ایک عرصہ سے یہ اخباروں میں ری جاتے تھے
خدا کے نور کو تبلیغ سے دنیا میں پھیلائے
کوئی مرد خدا اُٹھے کہ جو کچھ کرکے دکھلائے
جو بھولے ہیں خدا کی یاد کو کچھ ان کو سکھلائے

نہ نکلا قوم سے کوئی بہادر قوم کا شیدا
مسیحا کا جنازہ جاکے یورپ میں جو خود پڑھتا

جو زنگ تثلیث کا یورپ میں پھیکا کرکے دکھلاتا
شریعت دین احمدؐ پر وہ لیکچر خوب واں دیتا
خدا واحد کا کلمہ جاکے عیسائیوں کو سکھلاتا
محمد مصطفیٰ کے دین کا وہ نور چمکاتا

خدا کا شکر ہے یارو کہ اک مرد خدا نکلا
یقین جانو کہ اب اوج کمالیّت پہ دیں پہونچا

گیا پنجاب سے انگلینڈ کو خواجہ کمال الدین
وہ لیڈر بنکے دکھلانے لگا اسلام کی تمکین
اشاعت دین کی کرنے وہ نور العین نور الدین
وہ آئے کامیابی سے یہاں واپس کہو آمین

وکالت دین احمدؐ کی کریگا وہ بلا اجرت
یقین ہے اسکی ہو جائیگی دوبالا وہاں عزت

خدایا اس کو پوری کامیابی اور نصرت دے
اسے تقریر کرنیکی تو اپنے ہاں سے ہمت دے
ارادوں میں تو اسکے حق تعالیٰ استقامت دے
ہر اک جا وعظ میں تاثیر اور جلسوں میں عزت دے

گیا یورپ بموجب کشف مہدیٔ زمانہ کے
خدایا استقامت دے خدایا اس کو نصرت دے

دعا ہے شوق کی سن لے میرے ستّار یا اللہ
زبان خواجہ سے ہو واں تیرا اظہار یا اللہ
طفیل مصطفیٰ و احمدِ مختار یا اللہ
زمین خشک ہو ساری وہ سبزہ زار یا اللہ

سفر کے رنج و کلفت میں تو حامی اور ناصر ہو
یہ منزل سخت ہے مولا! لیڈر کا تو لیڈر ہو

شوق جالندہری

اڈیٹر بدر کا ذکر خیر!

اخبار بدر مورخہ ۱۰-اکتوبر ۱۹۱۲ء میں:-

"لیجئے اب میری تعریف نہ ہو گی"

کے عنوان سے جو نوٹ میرے محترم بھائی اور **بدر** کے روح رواں اڈیٹر مفتی محمد صادق صاحب نے لکھا ہے۔ اس کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور میں ضرور سمجھتا ہوں۔ کہ اخبار بدر کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

برادرم صادق کے کسی معزز مکرم دوست نے انہیں حقارت سے لکھا کہ بدر میں ان کی (اڈیٹر بدر) کی تعریف ہوتی ہے۔ اور اپنی مجلسوں میں بھی اس کا ذکر کیا۔ اس پر اڈیٹر صاحب نے ان کے **رضا** کے لئے آیندہ کے لئے **توبہ** کر لی کہ وہ ان سفروں کے حالات (جو محض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کے ماتحت اشاعت دین کے لئے کرتے ہیں) اخبار میں نہیں لکھا کریں گے۔ اور جو دوسرے لوگ لکھتے ہیں۔ ان میں سے اپنے متعلق حصّہ کو کاٹ کر درج کیا کریں گے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اخبار کی پیشانی پر جو اڈیٹر محمد صادق لکھا ہوتا تھا اُسے بھی اس نوٹ کے ساتھ ہی ترک کر دیا ہے۔

سوال مفتی صاحب کی تعریف یا مذمت کا نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے کہ کیا ایک شخص جو کسی اخبار کا اڈیٹر ہو وہ خود ضرورتاً یا اس کے ناظرین میں سے کوئی اور اُس کی کسی مفید اور قابل قدر کارگزاری کا ذکر اسی اخبار میں کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور پھر اس کو وسیع کر کے یوں کہنا چاہیئے کہ اڈیٹر منجملہ دیگر افراد کے ایک فرد ہے کیا دوسروں کی تعریف اور حسن خدمات کے اظہار کا اُسے اپنے اخبار میں حق ہے؟ یہ ایک سوال ہے جسکو اصول کے رنگ میں۔ طے کرنا چاہیئے۔

اڈیٹر بدر کی تعریف اگر اس کے کام کا کوئی قدر دان کرے تو یہ ناقابل عفو خطا اور غلطی ہو۔ لیکن دوسرے لوگ اڈیٹر بدر سے یہ خواہش ضرور رکھیں کہ وہ ان کی خدمات اور کارگزاریوں کا تذکرہ اپنے اخبار میں کرے خواہ وہ اپنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہی کیوں نہ ہو

مجھے اڈیٹر صاحب بدر اس کہنے میں معاف رکھیں کہ انھوں نے اس **نوٹ** کے لکھنے میں **اخبار نویسی** کے بائز مرتبہ کی تحقیر کی ہے **اخبار نویسی** ایک اعلیٰ اور برجہ کا کام ہے جو **تبلیغ رسالت کے پاک اغراض** کا خادم ہے۔ متمدن قومیں اخبار نویس کو سلطنت کے سیاسی امور میں عقدہ کشا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے محض ایک شخص کے اعتراض یا ناپسندیدگی سے ایک ایسے فعل کو ترک کرنے کا عزم کیا ہے۔ جو ان کے **منصبی کام اور اغراض کے مخالف ہے۔**

ہمارے سلسلہ کے اخبارات کا کام سلسلہ کے متعلق ہر قسم کی واقفیت بہم پہونچانا اور سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ رکھنا ہے۔ آپ کے یا ان لوگوں کے سفر جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کے ماتحت تبلیغ دین یا اغراض سلسلہ کے لئے ہوتے ہیں تاریخ سلسلہ کا ایک جزو ہیں ان کو اخبار میں درج نہ کرنا قوم کے مفاد کو کچل دینا ہے۔

اگر کسی شخص کو خدا تعالےٰ نے کوئی عمدہ موقع خدمت دین کا دیا اور اس کے ہاتھ سے کوئی بہترین کام سرزد ہوا تو یہ ایک انعام الٰہی ہے۔ قرآن مجید سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ۔

لیکن آپ کسی کے بُرا منانے سے دوسروں کو اس تحدیث نعمت کا ذکر نہیں کرنے دیتے یہ کسرنفسی ہے یا کیا؟

مومن دلیر ہوتا ہے حق کہنے کیلئے حق سننے کیلئے اگر کسی کی خدمات کا ذکر کرنا ایسا ہی گناہ اور حقیر کام ہوتا۔ آج صحابہؓ کے کارنامے اور بزرگان دین کی واجب العزت کارگذاریاں تاریخ سے مٹ چکی ہوتیں۔

قرآن مجید اپنے متبعین کو ایک تاریخی قوم بنانا چاہتا ہے اور اس نے بنا کر دکھایا۔

قوم مختلف افراد کا مجموعہ ہوتی ہے پھر فرد اگر تاریخی **انسان** قرآن مجید کے ماتحت ہو تو یہ اس کی صداقت اور عظمت کا ثبوت ہے۔

آپ اگر بطور خود بھی اپنے کسی **کارنامہ** کا ذکر اظہار نعمت کے طور پر کریں تو یہ جائز اور درست ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص کرے تو بھی ناپسند نہیں ہو سکتا۔

اڈیٹر کی تعریف اگر کوئی دوسرا بھی کر دے تو اڈیٹر کی **شامت** آجائے تو پھر کیا اڈیٹر کا ہی یہ کام رہ گیا ہے کہ وہ **دوسروں کی مدح سرائی کرتا رہے۔**

تعجب ہے لوگ معمولی سے کام پر بھی داد چاہتے ہیں لیکن ایک شخص دجسکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **ایڈیٹر بدر** ہونے پر جائز تعریف کی ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے تائید کی ہو) کی اگر دوسرے لوگ بھی تعریف کریں تو یہ اسکا ایک ایسا فعل ہو جو **قابل ملامت ہو۔ محض اس لئے کہ وہ اخبار کا اڈیٹر ہے!**

میں مانتا ہوں کہ ہر شخص کو جو دین کی خدمت کرتا ہے یا قوم کی بھلائی کے لئے کوئی کام کرتا ہے تعریف اور ملامت کے سوال سے الگ ہو کر اپنا کام کرنا چاہیئے۔ مگر وہ دوسروں کے قلوب اور افعال پر بھی یہ اثر ڈال سکتا ہے۔ اور انہیں مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے **دلی جذبات** کا اظہار نہ کریں؟ یہ انسانی فطرت کا ایک غیر متغیر جذبہ ہے۔ کہ اظہار محبت کے لئے **زبان** اور دوسرے طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔

ہز ہائینس آغاخان بالقابہ آتے ہیں۔ یونیورسٹی کی تحریک کے محرک ہونے کی وجہ سے لوگ انکی گاڑی خود کھینچتے ہیں اور کوئی شخص اس کو برا نہیں مناتا۔ لیکن ایک شخص ایسے اتنا لکھدے کہ آپ کے لیکچر یا تحریر سے یہ فایدہ پہونچا؟ اس قسم کی ملامت کے اظہار کام کرنے والوں کو اگرچہ پست حوصلہ نہ کر سکیں۔ مگر ملامت کرنے کا یہ طریق قابل عذر نہیں ہو سکتا۔

مفتی صاحب ایک پرانے مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ بعض امور میں مجھے اُن سے اختلاف رائے بھی ہو جاتا ہے۔ اور میں کبھی ان کے ساتھ سختی کیساتھ تبادلہ خیالات بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت میں نہایت اخلاص سے حصّہ لیا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جو اس کو ہی ملتا ہے۔ جس کو خدا دیتا ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں انکی خدمت کا بسط کیساتھ ذکر کروں مگر مجھے **مفتی صاحب** کی اس اخلاقی کمزوری یا خاکساری سے ڈر لگتا ہے کہ وہ کاٹ نہ دیں۔

اڈیٹر اخبار کے خلاف بہت سے مضامین آسکتے ہیں۔ اور آتے ہیں۔ مگر کیا وہ ان سے ڈر کر وہ صداقت کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر **بدر** میں ان **خطوط** کو چھاپا جاوے۔ جو اس اظہار ملامت کے نوٹ کے خلاف آئیں گے۔ تو انکی تعداد اسکی تائید کرنے والوں کے مقابلہ میں اتنی ہو گی کہ کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔

مگر میں نہیں چاہتا کہ یہ سلسلہ شروع کیا جائے اس لئے میں اپنے محترم اور صادق بھائی کو جو **رُوٹھ گئے ہیں**۔ اس تحریر کے ذریعہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یا **منانا** چاہتا ہوں کہ وہ آیندہ اس قسم کی بحثوں میں پڑ کر اس معینہ کام کو جو وہ کر رہے ہیں بدستور

کرتے جائیں۔ آپ سب کو خوش نہیں کر سکتے۔ اعمال کا مدار نیات پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے اخلاص کا ذکر کیا ہے۔ اور بدر کی ترقی اس تحریر میں برنگ پیشگوئی ظاہر فرمائی تھی۔ پس اس نشان کو آپ کسی کے برا منانے سے نہ مٹائیں۔

اخبار پر آپ کا نام ہو۔ اور اگر آپ کے حالات سفر میں احباب آپ کا ذکر محبت سے مخلصانہ الفاظ میں کریں تو اسے شایع کریں اور ضرور شایع کریں خواہ کسی کو برا لگے یا اچھا۔

ایڈیٹر کا تعلق جب اخبار سے ہے۔ اور وہ اس کے ناظرین اخبار ایک برادری کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ان کے لئے وہ اخبار ہی تبادلہ خیالات کا ذریعہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایڈیٹر کا ذکر بھولے سے بھی اخبار میں دوسروں کی زبانی بھی نہ آئے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس مراسلہ کو محض اس وجہ سے ترک نہ کر دیں گے کہ میں نے آپ کے اخلاص کا ذکر کیا ہے۔

(خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان)

خریداران اخبار در افریقہ عرب لندن چین اسٹریلیا وغیرہ کو اطلاع

چونکہ آیندہ کے واسطے اخبار کے لئے پیشگی قیمت وصول کرنے کا قاعدہ بنایا گیا ہے۔ اس واسطے آپ صاحبان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس صاحب کی قیمت بابت ۱۹۱۴ء یکم جنوری ۱۹۱۴ء تک دفتر بدر میں نہ پہونچ جائے گی اس کے نام کا اخبار بند کیا جاویگا

جنٹلمین ڈائری ۱۹۱۴ء

مجلد۔ ایک دن کے واسطے ایک صفحہ۔ ہر صفحہ پر تاریخ انگریزی ہندی اسلامی کے علاوہ کوئی مقولہ کسی بزرگ کا درج ہے اور روزانہ حالات لکھنے کے واسطے ایک صفحہ خالی ہے۔ ایک مفید کاپی روزمرہ کے لئے ہے قیمت فی نسخہ

ملنے کا پتہ

بھائی دیا سنگھ صاحب پبلشر و تاجر کتب لوہاری دروازہ۔ لاہور

پرکاش رشی نمبر

اڈیٹر صاحب پرکاش چاہتے ہیں۔ کہ یہ شایع کیا جاوے۔ کہ ان کے اخبار کا رشی نمبر یکم نومبر کو بڑی آب و تاب سے شایع ہوگا۔ جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے مشہور اہل قلم کے مضامین درج ہوں گے۔ عمدہ مضامین کے واسطے انعام بھی رکھا گیا ہے۔ اور عمدہ تصاویر بھی ہوں گی قیمت فی پرچہ ۱/ مع محصولڈاک ہوگا۔

پیر بخشی عقل

کسی پیر بخش صاحب کی ایک تصنیف پر۔ میاں معراج الدین عمر صاحب نے ایک منصفانہ ریویو بدر میں کیا تھا۔ جس پر وہ پیسہ اخبار میں ایک کھلی چٹھی چھپواتے ہیں کہ انصاف نہیں کیا گیا۔ میری باتوں کا جواب نہیں دیا گیا اور منجملہ اپنے اعتراضات کے حضرت مسیح موعود کے ایک کشف کو پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کیا۔ اور اس کشف سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ احمدی لوگ مرزا صاحب کو خالق زمین و آسمان مانتے ہیں۔ پس احمدیوں سے دلایل چاہتے ہیں کہ ناچیز انسان کیونکر خالق زمین و آسمان ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ کیا عجیب منطق ہے۔ ایک کشف یا خواب یا رویاء کو لینا اس پر خود ہی اپنے زعم میں دوسرے شخص کے مذہب کے اصول ایجاد کرنے اور پھر دلیل اُس سے طلب کرنی معلوم نہیں کس پیر کی بخشش سے یہ عقل پیسہ کے نامہ نگار کو اور خود پیسہ صاحب کو ملی ہے۔ جس نے یہ مضمون درج اخبار کیا ہے ہم اس پر کچھ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔ تعجب ہے کہ اول تو معاندین سلسلہ حقہ کی کتابیں پڑھتے نہیں اور جو پڑھتے ہیں تو یہودیوں کی طرح اپنے پاس سے نئے نئے مطالب اور معانی ہماری کتابوں سے گھڑتے ہیں۔ اللہ ہی ہے جو ان مسلمانوں کو ہدایت دے۔ ایسی ہی کرتوتوں سے دن بدن ذلیل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر سمجھتے نہیں۔ خدا رحم کرے۔

بنگال کی دلجوئی

یہ کتاب حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ انگریزی میں ترجمہ ہو کر کئی ماہ سے چھپ چکی ہے۔ میرے گھر کا حادثہ میرا سفر دکن اور میرا پھر یہاں چلا آنا اس کی اشاعت کا مانع رہا۔ اسوقت میرے دفتر میں لاہور میں کم از کم سات صد کاپیاں ہوں گی۔ جو خصوصاً بنگالہ میں قابل تقسیم ہیں۔ میں نے اس سفر میں جس جس بنگالی کو دی اس نے پڑھ کر حسرت اور خوشی ظاہر کی یہ بنگالہ میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ ہمارے بنگالہ کے دوست صرف محصولڈاک کا خرچ بھیجکر جسقدر کاپیاں چاہئیں لاہور عزیز منزل شیخ نور احمد صاحب سے مفت منگوالیں۔

دوسرا پیمفلٹ گورنمنٹ کے متعلق انگریزی میں ہے۔ جو میں نے لاہور میں دیا تھا۔ وہ ایفشل حلقہ میں تقسیم ہو چکا ہے۔ وہ بھی صرف محصولڈاک کے بھیجنے پر برائے تقسیم لاہور سے بھیجا جاویگا وہ بھی بہت جلد تقسیم ہو جانا چاہیئے۔

(خواجہ کمال الدین لنڈن)

بدر

دنیا مہدی کیلئے بے قرار ہے

وطن تحریر کرتا ہے :۔ ان سب باتوں سے غور کرنے پر ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس وقت تمام عالم اسلام (خواہ وہ کسی فرقے اور حیثیت کے ہوں) ایک سچے رہبر کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ اور اس کی تلاش میں ہے مسلمات میں سراج الاخبار کابل سے ایک نظم نقل کیگئی ہے۔ جسکا ایک شعر پیش کرتا ہوں:۔

شد طلوع آفتاب از غرب و شد نزدیک حشر
فاش مے گویم ترا از رازہائے غرب و شرق

گویا طلوع الشمس من المغرب بھی ہو گیا۔ جس سے پہلے ظہور مہدی ضروری ہے

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں ایک تڑپا دینے والی نظم کسی دردرسیدہ دل سے شایع ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہوں اس کے چند اشعار:۔

یا صاحب الزماں بظہورت شتاب کن
عالم زدست رفت تو پا در رکاب کن

ظلمت گرفتہ عالم و تو چوں نشستہ
این عرصہ را بنور خودت آفتاب کن

از کفر و ظلم و جور و ستم شد جہاں خراب
رایات کفر را تو بہ گردن طناب کن

نیر دان ترا ذخیرہ نمودہ برائے
برخیز و عالم تو پر از انقلاب
با این ہمہ جلال و مقام اسے [illegible]

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین
اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ممبی - مفرح اور مقوی ہے
ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار
بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ)
یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے
جریان - درد کمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے - خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا -

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان کمی قوت دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی - خوف - غمگینی - نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں - جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو - وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں تک میسر ہو - ہرگز بے خوف و بےفکر نہ رہے - ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی - ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا - بعض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے - بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے - قیمت ۲۴ روز مع سفوف ۲ روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام - پرہیز - دال ترشی - شیرینی تیز مرچ -

المشتہران
نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی - قادیان - ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۵ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے - اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں - تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں - اس میں چند فائدے لاجواب ہیں - یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے - اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے - قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸ - قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ - دو شیشی تک ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے - دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳ - محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ اور بارہ ڈبیہ تک ۶

ملنے کا پتہ
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ ”برائے امراض چشم بسیار مفید است“ یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا - قسم دوم عہ - قسم سوم عہ - اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۱۲ کر دی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے - جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲ تولہ - قسم دوم ۸ تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید - ماشی - ریشمی اور سوتی - لٹھری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر
احمد نور کابلی - مہاجر - سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ عہ ہے - اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے -

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس
مصنفہ سر ٹامس بارکلے - یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہٗ کا لکھا ہوا بھی ہے - ۲۰۰ صفحات مجلد - قیمت مبلغ ۱۲ فی نسخہ پختہ -

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام - در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میترا واکا - اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے - قیمت ۱۲ فی نسخہ - مجلد عا

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن
ترکی خواتین کی زندگی کے حالات - مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت ۱۲ پختہ

(۴) دی ووڈ و وڈ کوئین یارانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے - مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے - جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے - مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۵) دی سیئنگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم - احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ - مولفہ سہروردی صاحب ایم - اے - قیمت ۱۲ فی نسخہ -

(۶) ایشیا اینڈ یورپ - مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں - ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں - ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں - کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی - وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے - مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر - مصنفہ ایضاً - نئی کتاب ہے - مجلد قیمت ۱۲

المشتہران
بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
واروک ہوس بمبئی
Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay